مہربانی فرماکے کوئی [illegible] رعایت کی امید نہیں

جلد ۵ | میں [illegible] چہار شنبہ ۴ ربیع الاوّل ۱۳۱۸ھ مطابق ۲ جولائی سنہ ۱۹ء | نمبر ۲۶

مقدمۂ مجلس

قہر بھی ہے مہر بھی ہے

بچارہ روس بھی عجب شعبدہ گر ہین اونکا کوئی کام سمجھ ہی مین نہین آتا۔ آسمان کیطرف منھہ ہو تو وہ بھی اسی طرح کر دیکھنے والا چاہے جس طرف سمجھے ویسی ہی دوستی کا [illegible] روائیان ہین کر دکھاتے ہین دربار پکین سلطنت چین کی پشت وہ اسوقت جو کچھ کر رہی ہین اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ کسی سلطنت کی بیخ بنیاد اوکھاڑنے کی ترکیب مین ہین۔ روسی فوج طوبی [illegible] شکست ہی کھا چکی نقصان بھی [illegible] وہ بشاعلی کے [illegible]

بہ وفاداری مین کر دیکھو [illegible] کریسیڈ کی زیادتی ہو کہ [illegible]

[illegible]

ارے اب تو مان جاؤ

بخت زرج اپنی حرمزدگی سے باز نہیں آتے۔ ہماری بہادر فوج نے اونکی ہڈیان تو خوب نرم کر دی ہین مگر ان بخت مزاجونکی اکڑ ابھی تک نہیں گئی۔ ازہیر [illegible] وہ ایک [illegible] کر رہے بیٹھے ہین چنانچہ ہو جون کو رانس کمپنی قریب [illegible] ہی ڈالا یہان اونہون نے دو چار ہی سپاہی کے ہاتھ کہنا ہے کہ ہماری بہادر فوجون نے [illegible] کر کے بھگا دیا۔ یہ ظالم ایسے کرابستہ ہوکے آئے تھے کہ یہانسے بھاگے تو ہر اسٹیشن پر جمنا اور کنارا ڈال لیتے کیمپ پر جا پڑے۔ وہان بھی خوب گلچپ کی درجن جوان [illegible] چلتے تھے اور پھر بھی بہادر [illegible]

سے [illegible] ٹرین جمن جمن کرتی جارہی تھی [illegible] نے اوسکو بھی [illegible] ہین ہماری بہادر فوج [illegible] کی [illegible] جنرل بولاک شدہ [illegible]

خیر یون ہی سہی

اے ہمی ہندوستانی خاک مسترو! گورنمنٹ عالیہ کو آخر تمہارے اوپر رحم آہی گیا۔ تمہے پیٹ پیٹ کے آخر [illegible] دیا۔ چارون طرف سے ہائی ہو کر [illegible] اوسکو اپنی طرف متوجہ کر ہی لیا۔ وقت تو یہ ایسا نازک تھا۔ کہ ایک ایک کوڑی کو ایک ایک اشرفی سمجھا جائے تو کچھ بیجا نہیں۔ گورنمنٹ لاانتہا خرچ کی زیر بار ہو رہی ہے مگر۔ اوسکی عالی حوصلگی اور دریادلی ہے کہ تمہارے لئے سوا کروڑ روپیہ کی رقم منظور کر ڈالی۔ خانہ آبادی بڑی رقم کا نام سنکر باچھین تو کھل گئی ہونگی۔ [illegible] شریف بھی شگفتہ ہو جاتے۔ دیکھو دیکھو کہین شادی مرگ ہو جائے ٹھہرو ٹھہرو ابھی سے قہقہہ نہ لگاؤ پہلے پوری خبر سنلو [illegible] جائیگی یہ ہی نہین۔ جائیگی [illegible]

خیر بناشد [illegible] یہ [illegible]

[illegible]

عورت کا مردانہ جوش

ہم تو یہ سمجھے تھے کہ چینی سلطنت کان دبا کے اپنے آپکو دول یورپ کے حوالے کر دیگی کیونکہ ایک تو وہ خود ہی کمزور ہو رہی ہے۔ دوسرے یہہ کہ آجکل چینی گدی پر عورت بیٹھی ہوئی ہے۔ بھلا یہ مردوں کا کیا مقابلہ کریگی۔ اور مرد وہ بھی ایک دو نہیں سات پانچ ہیں۔ ان کے سامنے وہ کیا تین پانچ کریگی جن کی روک ٹوک کے علاوہ اور بھی کسیطرح وہ اونکو نہیں روک سکتی۔ وہ اگر چاہے کہ کچھ لے دیکے اون کو اپنی مٹھی میں لے لے۔ یہ بھی ممکن نہیں۔ مثل مشہور ہے کہ ایک کا منہہ تو گھی شکر سے بھرا جا سکتا ہے۔ اور سات پانچ کا تو خاک سے بھی نہیں بھرا جا سکتا۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ یہہ ملکہ بڑی دور اندیش ہے۔ اسنے سمجھ لیا کہ اب تھوڑی بہت جانے کا معاملہ نہیں ہے۔ ان موؤں کی رال تو چینی گدی پر ٹپک رہی ہے۔ یہہ اسی پر ہاتھ مارنا چاہتے ہیں۔ اب تم بھی ایسی کاروائی کرو۔ کہ ان کے ہاتھ جھنجھنا سے کے سوا اور کچھ بھی نہ لگے۔ اسلئے اوسنے جنگی اعلان شایع کر دیا اور یہہ ارادہ کر لیا ہے کہ بس اب پورا ہی فیصلہ ہو جائے یا تو دنیا میں چینی سلطنت ہی نہیں۔ یا دول یورپ ہی نہیں۔ چنانچہ اوسنے بڑے زناٹے کے ساتھہ عام طور پر یہہ حکم اپنی رعایا کے لیئے شایع کر دیا ہے کہ کوئی یورپین کسی سلطنت کا کیوں نہو ہمارے علاقہ میں زندہ نہ رہنے پائے۔ اس اعلان سے عام جوش پھیل گیا۔ ملکہ چین کو جب جوش نے اسقدر اوبھار دیا۔ کہ اوس سے ضبط نہو سکا۔ تو پھر رعایا کے جوش کا کیا ٹھکانا ہوگا۔ کمبختوں نے طوفان بےتمیزی مچا کر ساری مہذب قوم کو پریشان کر دیا۔

سب نے منہہ کی کھائی

یہہ بات تو بیوقوف بھی سمجھ سکتا ہو کہ کہاں ایک کہاں سات پانچ۔ دول یورپ کی ٹڈی دل فوجیں عنقریب چینی دارالسلطنت کی اینٹ سے اینٹ بجا دینگی۔ مگر خیر جب بجائینگی جب بجائینگی اب تو چینی سلطنت نے ایسے گوسنے بجائے کہ سب کی بولتی بند کر دی۔ اس وقت تو سب نے منہہ کی کھائی۔ ادھر سے وہ کلاشگن تڑاق پڑاق ہوئی کہ زبان زوری تو کیا سینہ زوری بھی دھری کی دھری رہ گئی۔ مردانگی اور بہادری تو اسکا نام تھا کہ جیسے ہی ایک مظلوم بیکس سلطنت کے برباد کر دینے کا بیڑا اوٹھایا تھا ویسے ہی اوسکو نیست و نابود کر دیتے۔ اول تو خود ہی تمام فوجیں پھنس گئیں۔ آخر میں اگر دول یورپ نے فتح کی بھی تو کیا کی ایمان کی پوچھو تو چینیوں نے حق شجاعت ادا کر دیا اونھوں نے جو کچھ کر دکھایا اوسکی یادگار کیلیئے بہت کچھ ہے۔ کیوں کہ ایک تو سلطنت خود ہی ایکعرصہ سے کمزور ہو رہی ہے بلکہ دول یورپ کے اڑنگے ہی میں پھنس رہی ہے۔ تیسرے وہاں کی رعایا قدرتی طور پر جنگجو نہیں ہے سبکا میلان صنعت و حرفت کی طرف ہے۔ چوتھے یہہ کہ آئے دن کے بلوؤں نے بہت سو فرقوں میں پھوٹ بھی ڈالدی۔ اور سلطنت کو بھی کمزور کر دیا۔ اور بلوائی خود بھی اپنی طاقت کھو بیٹھے۔ پانچویں اس وقت عورت کا راج ہی۔ اس کا حوصلہ آخر کہاں تک ہو سکتا ہے۔ پھر بھی تو عورت ہے۔ ان سب باتوں کے لحاظ سے تو چینی سلطنت نے جو کچھ کر دکھایا وہ اوس کے لئے کافی ہے۔ اب تو جو ہونا ہوگا وہ ہو ہی رہیگا افسوس ہو کا سو میدان ہاتھ فوج زیادہ ہنر فنی ورنہ اصلاحیت ہوسکی غرض سمجھ لیتی۔

ٹلکے بجے بھی ٹلکے نہ بجے

دول یورپ کی فوجیں اسی کشمکش میں ہیں کہ کیا کریں۔ وہ تو یہہ سمجھی تھیں کہ جا بیٹھے مامون بہا ہے اس وقت بھی تو متفق ہیں۔ چینی سلطنت کی ہستی ہی کیا ہے۔ ایک ہی حملہ میں اوس کی دھجیاں اوڑا دینگے۔ مگر وہاں تو سہ خاکساران جہان را بحقارت منگر ؛ تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد ؛ والا مضمون نکلا۔ بقول شخصے اولٹی آنتیں گلے پڑیں ٹینٹسن میں ۱۵ ہزار فوج کو بلوائیوں نے ایسا اڑنگے میں پھانسا ہے کہ کسی طرح اوس کی ہلی نہیں ہوتی۔ امدادی فوج نے دو دفعہ دھاوا کیا مگر اوس نے اپنے زور میں آپ ہی منہہ کی کھائی۔ اسیطرح اور ترا اور روسی فوج کو بھی بلوائیوں نے دو دفعہ بھگا دیا۔ دوسرے حملہ میں اوس کو سخت نقصان اوٹھانا پڑا۔ ۱۲۰ تو اون کی بھینٹ چڑھ گئے اور ۳۰۰ جان بلب ہو رہے ہیں۔ جب روسی فوج نے بھی ایسی شکست فاش اوٹھائی۔ تو پھر اور فوجوں کا کیا پوچھنا۔ اب تو ساری امیدیں خاک میں مل گئیں۔ سب ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں جاپانی فوج کا انتظار ہے۔ وہ عنقریب آنیوالی ہے۔ پھر سب ملکر زور لگائینگے۔ چین کا پہلے ہی حملہ میں فتح کر ڈالنا کوئی بڑی بات نہ تھی۔ مگر خرابی تو یہ ہے کہ وہاں ہر سلطنت اپنا پالا زبردست رکھنا چاہتی ہے۔ جس کی فوج زیادہ ہوگی وہی جانی اور مالی نقصان کے اعتبار سے غنیمت کا زیادہ مستحق رہیگا۔ اسواسطے ہر طاقت کی فوج وہاں داخل ہو رہی ہے پہلے خوب جمکر لیا جلد تو ہو ہی ہو رہیگا۔ ڈالی جگہ آپ ہر کسی کی کسی لینا ہے۔

کیا گھر کی حکومت ہے

انگریزی اخبارات بھی طرفہ معجون ہین۔ گھر مین بیٹھے بیٹھے ایسی ہانک دیتے ہین کہ گویا تمام سلطنتون کا انتظام انہی کے تصرف مین ہے۔ چنانچہ لنڈن ٹائمز صاحب بہادر فرماتے ہین کہ چینی پایہ تخت پیکن سے اوٹھا کے اور کسی شہر مین پٹک دیا جائے۔ تاکہ بلوائیون کی ہمت ٹوٹ جائے۔ جب تک دار الخلافہ پیکن رہیگا بلوائیون کے طوفان بے تمیزی کا زور رہیگا۔ ہان ایڈیٹر صاحب یہہ تو آپ بجا فرماتے ہین۔ بیشک آپ مین انتظامی مادہ سارے پارلیمنٹ والون سے زیادہ ہے۔ مسٹر گلیڈسٹون کی روح آپ مین حلول کر آئی ہے۔ مگر ذرا آپ ہی تکلیف گوارا کرکے چینی پایہ تخت کو پیکن سے اوٹھا کے کہین اور پھینک دیجیے۔ اور ہان کہین اور کیون پھینکیے لنڈن شریف کے بیچون بیچ ہی نہ دھر دیجیے جو جھگڑے کے لیے پاپ ہی کٹ جائے۔ معلوم ہوتا ہے کہ لنڈن ٹائمز کا ایڈیٹر کوئی مسخرا ہے۔ وہان تو تمام قومون کی جان پر بن رہی ہے۔ سب ہی کے زور لگا رہے ہین مگر ... کچھ نہین ہو سکتی۔ اور آپ کہتے ہین کہ پایہ تخت ہی اوٹھا کے کہین اور پٹک دو۔ گھر کی حکومت اسیکا نام ہے۔

یہہ آؤ بھگت کیسی؟

سمجھ مین نہین آتا کہ کبھی تو روس ہماری گورنمنٹ سے ایسے فرنٹ ہو جاتے ہین کہ بات بات مین کاٹ کھانے کو دوڑتے ہین۔ اس کی سیدھی بات کو بھی اولٹی سمجھتے ہین۔ اور کبھی ایسے مہربان ہوتے ہین کہ حد سے زائد خاطر کر ڈالتے ہین۔ ایسے ایسے دوستانہ ثبوت دیتے ہین کہ گویا ان سے بڑھکر اور کوئی بھی انگلستان کا دوست ہی نہین۔ چنانچہ حال مین روس نے انگلستانی سفیر کو جیسی عزت بخشی ہے ویسی کبھی نہین بخشی تھی۔ یعنے حضور ملکہ معظمہ کی سالگرہ کی خوشی مین سفیر کو خاص طور پر دعوت دی۔ اس برتاؤ کو انگلستان اپنے لئے باعث فخر اور ثبوت دوستانہ سمجھتا ہے۔ کیونکہ اب تک شہنشاہ جرمنی اور آسٹریا کے وزیرون کو اس موقع پر یہہ عزت دی جاتی تھی انگریزی سفیر کی کبھی دعوت تو کیا جھوٹے منہ بھی صلاح نہ کی۔ خدا معلوم جیتے بٹھائے روس خان کے دل مین یہہ کیا آگئی۔ ہم تو جانتے ہین کہ یہہ دوستانہ برتاؤ نہین کیا گیا ہے بلکہ پولیٹیکل کارروائیان پختہ کرنے کے لیے دہوکا دیا گیا ہے۔ ہماری گورنمنٹ بھی آدمی ہے۔

جھنڈا بالکل ہی اوڑ گیا

پچھلے ہفتہ تو ہمارے روٹر بہادر نے یہہ خبر دی تھی کہ انگریزی جھنڈا پیکن کی فصیل پر لہرانے لگا۔ اور آپنے دوربین سے دیکھ دیکھ کے اوسکی سمت بھی قایم کر دی تھی کہ جنوبی سمت ہے۔ اور اوسکی نسبت لکھا تھا کہ امیر البحر سیمر کی سمت سے وہان پہونچا۔ پھر اوس کے بعد خبر دی کہ امیر البحر سیمر تو تنتسن کی چڑھائی مین مصروف ہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ روٹر صاحب نے جھنڈا اچھی طرح ٹٹول کے نہین دیکھا بلکہ فتح کا یقینی خیال جھنڈا بنکر آنکھون کے سامنے لہرانے لگا۔ خیر یہ تو پھر بھی خوش خبری کو اپنی غنیمت نیک فال تو ہے۔ مگر اب کس کی زبان کو روئین کہ روٹر خان نے جھنڈے کو بالکل ہی اوڑا دیا یعنے ۲۶ جون کو یہہ خبر اوڑا دی کہ امیر البحر سیمر معہ خارجی طاقتون کے وزیرون کے بلوائیون کے پھندے مین پھنس گئے۔ تنتسن سے ۲۲ میل کے فاصلے پر تھے۔ کہ چینی سپاہ اور بلوائیون نے گھیرا ڈال لیا۔

ہائے! لٹے!! وہ جھنڈا ابھی گہیر مین آگیا ہوگا۔ جو امیر البحر سیمر کے دم سے وابستہ ہے۔

نظم دلفروز - دفتر عالم مین سید یوسف کی ایجاد نئے شروع ہی آخر تک کچھ ہی ہلا لی یہ کلام دلفریب کا تیسرا حصہ ہے۔ یہ دونون حصون سے دوسرا حصہ اچھا ہو اور یہ ابھی چھپ چکا تھا۔ نوجوان شاعر کی ہونہار طبیعت سے بہ کوئی ... ترقی کی امید تھی اور ہمین شک نہین کہ یہ دلفروز دماغ افروز بکر خوب خوب غزلین ہین مگر افسوس اسقدر بھی غزلون کی ترتیب کا خیال نہین رکھا گیا۔ لکھائی چھپائی خاصی ہے۔ نقش و نگار ...

جنگ ٹرانسوال کے متعلق جو ریاستون نے دل کھولکر امداد کی تھی۔ اس کوتاہ فہمون کا یہ خیال تھا کہ اب خیرخواہی کا جوش نکل گیا۔ مگر نہین ابھی وفاداری کا جوش کسی حالت مین کم نہین ہو سکتا۔ پہول نہین تو پنکھڑی ہی سہی۔ بقول شخصے ان کا بان بہت ہوتا ہے۔ گورنمنٹ کسیکی امداد کی کب محتاج ہے مگر خیر کوئی کرے تو اوسکو عذر بھی نہین۔ چنانچہ مالیر کوٹلہ دربار نے فوج امپیریل سروس گورنمنٹ کے نذر کی ہے۔

آجکل جہاز والون کی خوب بن آئی ہے۔ کئی لاکھ روپیہ تو اونہون نے جنگ ٹرانسوال کی بدولت کمایا۔ وہ سلسلا ابھی منقطع ہوا ہی تہا کہ چین کا جھگڑا اوٹھ کھڑا ہوا۔ اسکی کمی بھی بالفعل جو جہاز تو کرایہ پر اوٹھ گئے۔ تجارت کی ... جہازی مال کی آمد و رفت بہت کم ہو گئی ہے۔ خبر ہی اسکی کمی تو لگتی جاتی گی۔ خدا اس طرح ہماری گورنمنٹ کو سب بلاؤن سے نجات دیوے۔ یہہ بڑی حالی حوصلہ ہو الکیسال کا دریائی ...

پردہ در کا پردہ ڈھک گیا

دشمن حسین معلم زنانہ نے بہت شورش برپا کر رکھی تھی کمبخت اسلامی پردے کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑا تھا۔ پہلے بھی مارتا تھا پیٹتے بھی مارتا تھا۔ دولتیاں بھی چلاتا تھا کھینچا تانی بھی کرتا تھا۔ غرض وہ اسی بات کے سر تھا کہ کسی طرح سے اسلامی پردہ پٹ ہی نہ جائے۔ بلکہ دنیا سے اوٹھ جائے۔ تم جانو حیدرآباد جیسا شہر جہاں پر رعایا جو تہائی نیچری۔ وہاں ایسکی ہاں میں ہاں ملانے اور بتیلی کا سہارا لگانے کے لئے سیکڑوں موجود نئی روشنی کے پرکشو تعلیم پائے ہوئے۔ اور غضب یہ کہ رات دن پردہ نشین لیڈیوں کی گھر یا گھاری چلتا اور وہ بھی اس بیباکی کے ساتھ کہ کسی کی روک ٹوک نہ تھی۔ لیکن کاپ بھی اگر اپنی آنکھوں سے دیکھے کہ فلاں شخص جگر تک اوتر جانیوالی نگاہ سے دیکھ رہا ہے مگر وہ کچھ نہ کہہ سکے اگر بہت جوش آئے تو آزادی خانم کی جان کو رو کر اپنا ہی کلیجہ مسوس کے بیٹھ رہے۔ غرض حرافہ نیچریوں نے اسلئے یہ صلاح کرلی ہے کہ عام پردہ اوٹھوا دینا چاہئے۔ تاکہ روز مرہ نے کی ملی ہر روز اور چھپنے میں نہ ہیں دشمن حسین نے اسی پکڑ باندھ رکھی تھی۔ راتوں پردہ کی بُرائیاں چھاپا کرتا تھا جب بھی مسلمانوں نے کلکتہ میں جواب دینے شروع کئے۔ تو کمبخت نے حل کے ایک پرچہ میں نہایت فحش مضمون چھاپ دیا جسکا مطلب یہ تھا کہ اگر ایسی ہی ستر پوشی منظور ہے تو شتر مرغ کا ہو ہر قفل جڑ دینی چاہئیں اسپر حیدرآباد کے مسلمانوں کی غیرت نے جوش دلایا مسلمانوں نے کوتوال بلدہ سرکار کی شکایت کی انہوں نے اس خبیث نیچری کو بلاکے بہت کچھ لعنت ملامت کی اور ایسی ڈانٹ بتائی کہ بچہ جی کی بتیوں ڈھیلی کیا منہ تو چپل ہوگئی کوتوال صاحب چونکہ نہایت سنجیدہ اور تجربہ کار ہیں انہوں نے سمجھ لیا کہ جبتک اسکی چلتی نہ بچائیگی یہ کبھی باز نہ آئیگا چنانچہ انہوں نے وہ پرچہ ہی بند کرا دیا۔

اللہ ری بیباکی

باوجودیکہ گورنمنٹی قواعد کے عملدرآمد اور جاسوسی محکمہ کے خاص انتظام سے کسی شخص کو اپنی کایا پلٹ کا حوصلہ نہیں رہا۔ پھر بھی جو زمانہ دیدہ و گرم و سرد چشیدہ ہیں وہ اپنے ہتھکنڈوں سے چوکتے نہیں۔ بعض دفعہ تو خود گورنمنٹ پر ہی ہاتھ پھیری کر جاتے ہیں کبھی کوئی ڈاکٹر بنجاتا ہے کبھی کوئی تحصیلدار کبھی پولیس کا افسر۔ خیر یہ تو شاہی کرتے تھے حال میں ایک عالی حوصلہ شخص نے ایسی کایا پلٹ کی کہ اپنی سٹری بچا ہوں جودھ پور ریاست جودھپور کے ولیعہد کی جون میں آگیا۔ یہ شخص نوجوان ہے۔ پھر بھی ذرا دضعدار فوق الہٹرک جامہ حول پر سندھ کے حیدرآباد پہنچا۔ ریاست ذ وہ کر میں آگے اوسکی بڑی عزت کی۔ دھوم دھام کے ساتھ استقبال ہوا۔ سلامی کی توپیں بھی چھوڑ دی گئیں۔ جب وہاں خوب عوتیں اوڑا چکا تو سردار عمر جمال صاحب کے نام بھی ایک تار اوڑا دیا کہ پرنس بالشں میں بمبئی میں نازل ہوتا ہوں مجھ سے سردار صاحب موصوف کا اکثر ریاستوں سے خاص تعلق ہے اسلئے ہر رئیس کی آؤ بھگت بھی یہ معقول طور سے کرتے رہتے ہیں۔ اتفاق سے اوس وقت سردار عمر جمال بہادر جابلیشور میں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں کھا رہے تھے یہاں اونکے دار وغہ نے بوری بندر پر گاڑی بھیجی پرنس بہٹے کیساتھ بنگلہ میں آئے۔ اور اوترتے ہی سردار صاحب موصوف کے نام ایک تار اور اوڑا دیا کہ فوراً آؤ وہ فوراً تو نہ آسکے مگر کچھ روز ٹہر کے آئے مصنوعی ولیعہد نے آتے ہی درخواست کی کہ تم ریاست جودھپور کے مدار المہام سر پرتاب سنگھ سے میرا معاملہ صاف کرا دو۔ انہوں نے بجند وجوہ اس کام میں پڑنا مناسب نہ سمجھا اسلئے مصنوعی ولیعہد کو ریاست پٹیالہ کے ولیعہد کنور سمت سنگھ جی کے پاس بھیجا وہ اسکو دیکھ کے

مکھ ڈھک رہگئے

اسنے اپنا نام سردار سنگھ جیت سنگھ بتلایا اونہوں نے شناخت میں شبہ کیا۔ پھر بھی مجرم اپنی دیدہ دلیری سے اوسی بھیس اور اوسی نام پر اڑا رہا۔ اور سردار عمر جمال کی معرفت سر پرتاب سنگھ کو تار بھیجا یا جو سردار صاحب کی طرف سے تھا۔ اور اوسکا مضمون یہ تھا کہ کنور سردار سنگھ جی میرے طویلہ میں بحالت خستہ پڑے ہیں آپ سے معافی کی درخواست کرتے ہیں اور آپ کی صلاح کا پابند ہونے کو راضی ہیں۔ بچہ جی یہ بھی سمجھے کہ میں اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مار رہا ہوں۔ دیدہ کی صفائی اسکو کہتے ہیں کہ باوجود شبہ واقع ہو جانیکے بھی اسنے اپنی تصدیق کرانی چاہی۔ اور آخر سردار عمر جمال کی معرفت ایک تار سر پرتاب سنگھ کے نام دلوا ہی دیا۔ اس تار کو دیکھکے سر پرتاب سنگھ بہادر بھی گھبرائے ہونگے کہ یہ قصہ کیا ہے۔ اونہوں نے صاف جواب دیا کہ ہم نہیں جانتے وہ کون کنور ہے۔ اور بخشش کیسی ہمارا کنور ہمارے پاس ہے۔ اس جواب کے آتے ہی بھانڈا پھوٹ گیا۔ اور بچہ جی باندھ لئے گئے۔ اسی اثنا میں یہ ذات شریف ہاتھ پھیری کے لئے ایک کارروائی کر بیٹھے۔ آغا میاں حاجی سلیمان کو گھسا دیکر ہزار روپیہ جلد آ نہ اوڑا لئے۔ اب وہ بھی درپئے ہوئے ہیں۔ مسٹر محمد علی جناح مجسٹریٹ کے اجلاس میں کل اس مقدمہ کی پیشی ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ اس شخص کو اتنی بڑی جرأت کیسے ہوگئی۔ اور پھر وہ بھی اس بیباکی کے ساتھ کہ خود ہی تحقیق کرنے کی بھی کوشش کی معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کے دماغ میں کچھ فتور ہے اگر عقلمند اور ہوشیار ہوتا تو رنگ بھانپنے پر کہاں کر دن میں بھاگ نکلتا ہو جاتا پھر تحقیق ہوا کرتی۔

سوڈان مین بھی طوفان اوٹھا

اسمین شک نہین کہ جنگ ٹرانسوال کی پرزور کاروائی سے جو لوگ مخالف تھے وہ بیچارے اونکی مخالفت نہایت دورانہ یشی پر مبنی تھی بظاہر تو ہمکو یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ لوگ پنجے پانی کی پیدایش اور چھیلے سانچے کی گھڑت ہین جو گورنمنٹ بہادر کو بزدلانہ صلاح دیتی ہین۔ شان جبروتی کے اظہار کو وہ حماقت بتاتی ہین ہماری بہادر گورنمنٹ کو زنانہ کاروائی کی ہدایت کرتے ہین لہذا وہ خود احمق ہین مگر اب معلوم ہوا کہ وہ بڑے عقلمند تھے اونھون نے یہہ بجا طور سے منع کیا تھا کہ جنگ ٹرانسوال کے چھڑتے ہی طرح طرح کی آفتین نازل ہو جائین۔ چارون طرف سے دشمن سر اوٹھائینگے۔ آخر وہی ہوا کہ چارون طرف سے ہمکو جاہلون نے گھیر لیا۔ ایسی بزدل اور غریب قومین بھی بلوہ کر بیٹھین کہ جو اپنے سایہ سے آپ ڈرنے والی تھین۔ ہماری بہادر گورنمنٹ ذرا اونکو اونگلی کے بل نچا سکتا تھا۔ جیسی سلطنت جو درحقیقت حالت نزع مین تھی اوسکو بھی جوش آگیا سوڈان کو ہماری بہادر فوجنے بڑی مشکل سے مار مار کر سیدھا کیا تھا اونکی نسبت بھی خبر آئی ہے کہ وہ پھر بل کی لینے لگے۔ وہان سے آجکل جو خبر آتی ہے وہ بہت ہی پریشان کرنے والی آتی ہے۔ اوس علاقہ مین کوئی عرب صاحب تشریف لائے ہین اونھون نے طوفان بپا رکھا ہے۔ اون کا بھی ارادہ یہی ہے کہ اس علاقہ مین سے تمام انگریز نخوت کے نکالدین اونکے عرفی جھنڈے کے نیچے بہت سے جاہل بھی اکٹھے ہو گئے ہین۔ ابھی تک کسی خاص کارروائی کی نسبت کوئی خبر نہین ہے مگر ناظرین وہانکی مایوسانہ حالت کا اس سے اندازہ کر سکتے ہین کہ مصر کو وہ … فان مین دیسی تاجرون کی آمدو رفت بند کر دیگئی ہے۔ گورنمنٹ نے خود اعلان دیدیا ہے کہ کوئی …

ہم ذمہ دار نہین

کیونکہ وہانکی حالت بہت مخدوش ہے۔ اس اعلان سے یار لوگ کہین یہ نہ سمجھ لین کہ بس اس علاقہ سے گورنمنٹ ہاتھ ہی اوٹھا بیٹھی۔ اوس کے پاس فوج باکل نہین رہی جو بلوائیون کی سرکوبی کرسکے۔ نہین یہ بات نہین۔ جبتک اوسکے دم مین دم ہے یہ کبھی ہمت نہین ہار سکتی۔ جس علاقہ کو اوسنے بڑی کوشش اور بے انتہا نقصان اوٹھانیکے بعد حاصل کیا ہو یہ اوسکو ایسی آسانی سے کب چھوڑ سکتی ہے۔ وہان کے لئے بھی یہ فوج روانہ کرنیکا بندوبست کر رہی ہے۔ ارادہ ہے کہ دیسی فوج وہان بھیجی جائے۔ اسی نے پہلے بھی فتح کی تھی۔ کیونکہ آجکل دشمنون نے سر اوٹھا رکھا ہے اور ہماری گورنمنٹ کو بھی بہادری کا جوش آگیا ہے۔ اس نے اسوقت دورانہ یشی مصلحت بینی۔ انگریزی پالیسی۔ سبکو چھپر پر دھر دیا ہے۔ اس نے اب تو یہی ارادہ کر لیا ہے کہ چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے مگر ہر دشمن کی سرکوبی کر دی جائے جب اس نے اسی پر کمر باندھ لی ہے تو ضرور ہی کڑکڑی اور پیچیدگی بھی نکل آئے۔ کیونکہ ہمارے اور کئی دشمن تاک مین لگے ہوئے ہین۔ وہ بھی راہ دیکھ رہے ہین کہ ذرا گورنمنٹ کی طاقت ٹوٹ جائے تو ہم آسانی سے گردن موچ لین مگر وہ یاد رکھین کہ گورنمنٹ برطانیہ کی طاقت ایسی ایسی لڑائیون سے ہرگز نہین ٹوٹ سکتی۔ لگے ہاتھون وہ بھی اپنے دل کا ارمان نکال لین ہماری رائے مین تو یہ مناسب ہے کہ وہان بھی انگریزی فوج بھیجی جائے اور وہ بھیجی جائے جو ٹرانسوال پر چڑھی ہو وہ خوب تجربہ کار ہو گئی ہوگی دوسرے یہہ کہ مردانگی کا جوش بھی تازہ آیا ہوا ہوگا۔

دیسی فوج بھی کام آئی

ٹرانسوال کی جنگ مین جو خالص یورپین فوج کام آرہی تھی اس سے دیسی فوجنے غالباً یہ سمجھ لیا ہوگا۔ کہ اب ہمکو کچھ دن کے لئے پاؤن پسارکے سونیکا آرام ملجائیگا۔ بہت روز مین انگریز بہادرون کی بانگی دیکھی گئی ہے۔ یہ سب بھولی بھولی کھا رہے تھے۔ اب تک کہین رگڑے مین آئے ہی نہ تھے۔ اب ہمارے لئے دن عید اور رات شب برات ہے سبکا تو خیال ایسا کیون ہونے لگا کیونکہ اس فوج مین زیادہ حصہ بہادرون کا ہے۔ ان لوگون کو تو بجائے آرام حاصل کرنے کے بیشک پیچ و تاب ہو رہا ہوگا کہ ہائی انگریزی فوج میدان کارزار مین صفائی کے ہاتھ دکھا دکھا کے پاؤن پھیلا رہی ہے اور ہم یہان ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہین۔ وہ خوش ہو جائین کہ اب اونکا نمبر بھی آگیا۔ اب وہ بھی میدان جنگ مین دل کے ارمان نکالین۔ انگریزی فوجکی چڑھائی تو ابھی زیر تھی۔ اور دیسی فوجکو ۳ مہمون پر چڑھنا پڑیگا۔ چین۔ سوڈان۔ اشانٹی۔ اور عجب نہین جو زمانہ کی پیچیدگیون سے اور بھی ایک آدھ مہم نکل آئے لیکن یہی امید ہے کہ جاتی ہی فتح کریگی بشرطیکہ وہان سردی زیادہ نہ پڑے یا گرد اوتنی نہ اوڑے کہ سپاہیون کو آٹے کے عوض خاک پھانکنی پڑ جائے۔ پہلی مرتبہ جو سوڈانی مہدی پر دیسی فوجنے چڑھائی کی تھی اور الکسال کی گمنے کے بعد یہ خاک اوڑاتی ہوئی واپس آئی تھی تو اسنے یہی شکایت کی تھی کہ ہم لڑتے کیا خاک۔ خاک پھانکتے پھانکتے شکم شریف اسقدر بوجھل ہو جاتا تھا کہ ہر سپاہی مٹی کا تھوا بن جاتا تھا۔ ہمکو امید ہے کہ اسدفعہ گورنمنٹ کوئی ایسا انتظام کر دیگی کہ اونکو کسی شکایت کا موقعہ نہ ملیگا۔ ہماری رائے مین اگر گل …

معرکہ آرائی

صاحبو میں اپنا نانا آپ ہوں

پنچ کا پرچہ جو میں نے پڑھا
جنوری کی آٹھ کا اخبار تھا
خوب ہی پر لطف مضمون تھا بھرا
اک تعجب خیز سنئے ماجرا
جو کبھی سنا نہ ایسا ہو سنا

وہ تعلق جسکو کامی زمان
سنکے فرمائینگے جی ہاں سچ ہے ہاں
یعنے رشتہ تو نہیں جز داستان
اک تیار رشتہ عجیب مہربان
اک شخص کرتا ہو اپنا یون بیان

جیسے کے عالموں کا باپ ہوں
اور آخر میں بیٹا تھا جا پہ ہوں
کیوں کہ سنئے واقعہ میں تھا پہ ہوں
صاحبو میں اپنا نانا آپ ہوں
اس طرح میں اپنی ماں کا باپ ہوں

دل لگی جیسے اسکو سمجھ و شتاب
جانینگے یہ ہر خیال و محال خواب
پیچیدہ لکھتا ہوں اسے سو حجاب
اسکی پر تفصیل یون عالیجناب
جبکہ آئے میرے ایام شباب

دوسری خاطر سے ٹہری عقد کی
جو چچی بھی میری اک رشتہ سے تھی
کچھ دنوں کے بعد جب وہ مر گئی
میں نے اک بیوہ سے شادی اپنی کی
جسکی اک لڑکی پہلے شوہر سے تھی

ان دنوں میں سر رہتا تو گیر روز
جلکے ناحق کردیا بند اوسکا...
جب میں دیکھتا باپ رنج و سوز
میرا والد تھا جوانی میں ہنوز
آتا جاتا تھا اسکا پھر میرے روز

بیوی کی وہ اپنی وہ لخت جگر
جو ہوئی تھی دوسرے شوہر کے گھر
کیا کروں تعریف اے اہل نظر
تھی وہ لڑکی نوجوان رشک قمر
عاشق اوسپر ہو گیا میرا پدر

وہ تو دادا جان بجھکے چیڑتی
اور جانی کہکے یہ کرتا ہنسی
غم سے اکثر وہ تو یونہی بیٹھتی
اوسنے شادی اوسی سے کرلی خوشی
اسطرح وہ لڑکی میری ماں بنی۔

پھر لڑکی کو جو ماں کہنا پڑا
تو یہ سن کچھ کہے کر لینے باپ کا
فرق کچھ اسمیں نہیں باقی رہا
چونکہ اوس لڑکی کا میں اب بھی تھا
میں تو بیٹا رہا داماد اس کا بن گیا

رات دن بیوی تہی میں تھا اور گھر
عیش میں کٹتی تھی بیخوف و خطر
یونہی جو ہوتی رہی اپنی بسر
کچھ دنوں میں دیکھا وصلت کا اثر
میری زوجہ کے ہوا پیدا پسر

اپنے بہنوئیکا وہ ہوتا ہوا
ادھر بہائی اپنی دادی کا ہوا
کہہ دوں اسکے علاوہ کیا ہوا
میرے والد کا تو وہ سالا ہوا
میرا ماموں وہ پسر میرا ہوا

تہ بیان تشریح کرنی ہو ضرور
تاکہ اسکا اور ہوجائے ظہور
کیوں کہ صاحب آپ رشتے حضور
کیونکہ تہی اوسکی بہن جو مشہور
تھی میرے والد کی زوجہ بیقصور

تلملکی کیا کہتے جو چرچا ہوا
شرم کیسی جو ہوا اچھا ہوا
لیجئے کہتا ہوں سنئے کیا ہوا
بعد چندے اتفاق ایسا ہوا
زوجہ والد کے بھی لڑکا ہوا

وہ تھا دیور اپنی نانی جان کا
باپ اوسکا اوسکا پوتا ہوا
اسکی ماں پر نانی اوسکی بچی تھا
وہ برادر اور نواسہ تھا مرا
کیونکہ وہ لڑکی سے تھا پیدا ہوا

رشتے جو کچھ لکھ چکا ہوں بیشتر
ہوچکے میں اسکے واقف آپ اگر
تو خوشی سے عرض میری مان کر
اسطرف اب کیجئے صاحب نظر
گرچہ بی بی تھی مری زوجہ مگر

لیکن اک نکلا ہے رشتہ اور بھی
جس سے ہوئیگی وہ کرآتی ہو ہنسی
کہتا ہوں آپ سمجھینگے سب لگی
میری نانی بہی وہ اک رشتہ سے تھی
کیونکہ مادر وہ مری مادر کی تھی

واہ رے رشتہ تھا میں کیا کہوں کیا
ہوگئی بیغیرتی کی انتہا
اب میں کس منہ سے کہوں اسکو بھلا
اپنی بیوی کا میں شوہر بھی ہوا
اور نواسہ بھی میں اوسکا ہو گیا

اپنے دعوے کا کروں اب کیا بیان
کہنے سے خامہ کی قاصر ہو زبان
دنگ ہے پڑ گئی کچھ اور شان
ہوتا ہوں نانی کا شوہر نانا جان
اپنا نانا یوں ہوا میں بیگمان

وہ گزشتہ اپنی ہے جسپر زمین
ٹھیک ہیں وہ جتنی باتیں ہیں لکھی
سچ بتا ہیں آپ اسکو بالیقین
کیا عجب ہے شبہ نہیں یا ناظرین
آپسے قائل سنا ہے یا نہیں

ترجمہ ہے قول مصنف معتبر
مان لیگا سننے اسکو ہر بشر
ہے بجا دعوی یہ اوسکا سربسر
کوئی ہے جو بینش کرے اگر
تو نہ رکھوں نام میں بیٹا اثر

نوٹ ۔ ہمارے ایک دوست (اثر آبادی) نے اس ظریف نظم پر مصرعے لگائے ہیں جو خالی از مذاق نہیں ہیں ناظرین پنچ بہادر کی تفریح طبع کے واسطے بھیجنا مناسب سمجھا گیا۔ ناظر صاحب (اثر) سے گذارش ہے کہ آپ اگر ذیل کی چیستان کا حل پنچ بہادر میں طبع کرائینگے تو باعث دلچسپی ناظرین ہوگا۔

شخصے بسفر رفت و بشے ماند و سے سال
مالک دو نفر داشت یکے عم دو گر خال
خالش پسر عم و عمش پسر خال
اے مفتی آفاق چہ فتوی است دریں حال

ساقی

وہی ضیغم شوخ نگار مسافر یورپ   از سیریل انگریزی

دو خطہ مضمون

آج تک آپ کے لئے جو محبت ظاہر کی ہے وہ بالکل جھوٹی ہے اور آپ کی طرف سے میری بیپروائی ہر روز بڑھتی ہے اور جوں جوں میں آپکو زیادہ دیکھتی ہوں توں توں آپ میری نظروں میں ہمیشہ حقیر ہوتے جاتے ہو میں اب ہر روز دل سے یہی چاہتی ہوں کہ آپ کو چھوڑ دوں میرا ایسا خیال نہ تھا کہ آپ کے ہمراہ بیاہ ہوں اور آپکی آخر ملاقات کے وقت میں بہت ناخوش ہوئی اور کوئی ترکیب ایسی نہیں ہے کہ جو آپکے واسطے میرے دل میں عمدہ خیال آئے اور آپکے چلن آجکل مجھکو بہت رنجیدہ کرتے ہیں کہ اگر ہم بیاہ کرینگے تو مجھکو دوسرا کچھ نہ ملیگا مگر پیار کے بدلے میں اپنے ماں باپ کا غصہ اور رنج و غم ہمیشہ آپکے ہمراہ رہنے سے حاصل کرونگی میرا دل برابر برا ہے ۔ پر آپ کو یہ خیال نہ آنا چاہئے کہ یہ آپ پر قربان ہے مجھے ایسا دوسرا کوئی ملیگا جو

بہت دروغ گو اور دغا باز ہے اور جس کے ساتھ ہم بیاہ میرے گہر کی طرف سے آپ سے زیادہ رکہتا ہوں امید کرتی ہون آپ اس سے باز رہو گے؟ یہ سب میں سچے دل سے کہتی ہون اور آپ مہربانی کر کے میرے سے دور رہنا اور ایسا خیال نہ کرنا کہ اسکا جواب پہیرا کیونکہ آپ کے خط ہمیشہ بہ خوشی سے پہرے ہوئے آنے میں کہیں ایسا معلوم ہوا کہ عقل اور سمجہ بتانے میں باقی سلام زیادہ میں ہون آپ کو ایسی دہتکارنے والی جو اتنا بہی نہ کہا جاوے کہ آپ کی ہمیشہ کی پیاری چاہنے والی۔

نوٹ۔ ناظرین جسوقت اس خط کو پڑہیں بار دیگر سطر اول پڑہے بعد ایک سطر چہوڑ کر تیسری اسیطرح پانچوین ساتوین پڑہتے جاوین اور اس عجیب و غریب خط کا لطف اٹہاوین۔

بقلم
حاکی پرجوڑے

جیت گئے ۔ جیت گئے ۔ جیت گئے

ہین ہین ۔ قبلہ کیا جیت گئے اور کون جیت گئے ۔ آغا شریح بہادر تم کو نہین معلوم ۔ میان جیت گئے تو بہ ۔ تو بہ کیا جیت گئے ۔ کیا چوسر کی بازی جیت گئے ۔ نہین ۔ پہر کیا مرغ بازی مین مرغ جیت گئے ۔ نہین تو کیا ہمارے گورنمنٹ کے گہوڑے ٹرانسوال کو جیت گئے ۔ نہین بابا ۔ پہر کیا سٹہ والون سے کوئی سٹہ جیت گئے ۔ نہین ۔ تو ۔ لاحول ولا قوۃ نہین ۔ نہین کا ڈہیر کر دیا ۔ یہ نہ بتایا کیا جیت گئے سمجہے ۔ تو آپ کیا سننا ہی چاہتے ہین ۔ ہان جبتک ۔ اچہا تو ذرا آپ اپنے کان مبارک کو صاف کر کر ادہر متوجہ ہون ۔ تو بہ ابہی ابہی اور بہی کچہ باقی ہے میان کہیو کیا جیت گئے اخبار ہمارے ڈاکٹر مرلیدہر صاحب ایک مقدمہ وجہ اس کی مسمی جوتی پرشاد عرف جنا پرشاد سے تاریخ ۲۹ مئی کو جیت گئے ۔ کیون کیا مقدمہ تہا ۔ کیا یہ بہی بتا دون ؟ ہان ضرور سنئے عرصہ چہ ماہ سے ایک مقدمہ چند آدمیون نے متفق ہو کر مسمی جوتی پرشاد ۔ عرف جنا پرشاد سے ۔ جگن ناتہ ۔ ڈاکٹر مرلیدہر و رحیم خان ۔ شنکرداس پر کیمیا سازی کا دائر کرا دیا تہا اور وہ مقدمہ مسٹر ایلس صاحب بہادر کے اجلاس مین پیش تہا ۔ لیکن صاحب بہادر نے دودہ کا دودہ پانی کا پانی کر دیا چنانچہ مدعی نے اپنے ہی گروہ کے گواہ بہی پیش کئے اور ایک سکہ بہی ڈہلا ہوا عدالت مین داخل کیا اور اپنے گواہون سے بہی سکہ پیش کرائے اور بیان کیا کہ مدعا علیہ نے مرسے سے عرصہ چودہ ماہ مین تین ہزار دو سو روپیہ واسطے کیمیا بنانے کے لئے ۔ اور چند گواہون نے بہی جو اسکے گروہ کے تہے یہی بیان کیا آخر صاحب بہادر کو کچہ ثبوت نہ معلوم ہوا ۲۹ مئی سنہ ۱۹۱۰ء کو یہ مقدمہ خارج کر دیا جس سے کہ جوتی پرشاد عرف جنا پرشاد کو بہت حراسا ہونا پڑا اور مدعا علیہ کو بہت ہی خوشی حاصل ہوئی ہماری گورنمنٹ اب ایسے شخصون کا خوب انتظام کریگی جو کسیکو جہوٹی تہمت لگا کر حیران کرتے ہین اور اوسکی عزت کے بہی خواہان ہوتے ہین ۔ چند آدمیون کا ایک گروہ ہی جو ایسے فعل کرتے ہین اور بہر عزت دار شریف پر مقدمہ لگا دیتے ہین پہر صلاح کے پیام روانہ کرتے ہین ہم ہر خاص و عام کو اطلاع یہ بات بہی جتاتے ہین کہ ایسے شخصون کے صحبت سے بری رہین تاکہ یہ موقع انکے ساتہ نہ ہو اور کیمیا کسی سے تیار نہین ہوتی اگر کوئی کہے مین جانتا ہون بالکل جہوٹ ہے اب یقین ہے ہمارے ناظرین اس سے ہوکسے بری رہین گے ۔ فقط

از او دیہون اور مرا مسلک ہے صلح کل
ہرگز مجہے کسی سے عداوت نہین مجہے

راقم
وہی آزاد رقم حسن بیگ

رقعہ بنام نیاچرین طرفی بیٹر نابالغ کے

تاریخ مرگ کے تین دن بعد از مقام عدم آباد حماقت شعار نیاچرین برادرم حماقتہ ۔
بعد دعائے مرگ ۔ از قت کے تمکو معلوم ہو کہ ۔ ایجانب علیہ اللعنتہ جبتک کالبد انسانی مین تہے ۔ اکثر کتب معتبرہ کے مطالعہ سے اس قلب سیاہ پر ثابت ہوتا تہا ۔ کہ زمین و آسمان و ستارہ و چاند وغیرہ کا بنانے والا ضرور بالضرور کوئی ہے ۔ اور عالم آب و گل کے علاوہ اور عالم بہی اوسی نے بنایا ہے ۔ جہان پر یہان کے ملزمون کے نامہ اعمال حسب تحریر منشی نکرین صاحبان ملاحظہ ہوکر رہنے کی اجازت دیجاتی ہے ۔ چنانچہ بعد چہوڑنے لباس خاکی کے اینچہ من دانستہ بودم ہمچون خورشید یعنی جسوقت مابدولت کی روح نے اپنی تشریف کا ڈیرہ خیمہ ملک فانی سے شہر عدم آباد کی پہلی منزل مین لاکر نصب کیا عقب سے خود بدولت بذات خود ہمراہ ایک چپراسی کے (ملک الموت) رینگتے رینگتے قریب ۴ بجے شام کو تکالیف سفر سہتے سہتے عدم آباد کے بیچون بیچ خیمہ کے اندر جانا چاہا تو سامنے سے ایک سنتری (خدا اوسکا بہلا کرے اور کیا کہون) آیا اور کان پکڑ کر ساڑہے تین دہکے پیچہے سے دیئے دیر اسکا مضائقہ نہین کیونکہ یہ اپنی طفلی ہی سے عادت تہی اور غالباً تم لوگ بہی مشاقی کرنے ہونگے میری وصیت نہ ہونا) اور نیلی پیلی آنکہین دکہا کر کہا کہ گو آپ کے منحوس صورت سے پارسائی ٹپکتی ہے مگر چونکہ قبل تشریف لانیکے ایک رپورٹ مدعا علیہ شریفہ کے آچکی ہے جسکی کیفیت مین درج ہے ذات شریف جانے مین بہری پوری خبر جنابِ امید آپ قدم جمانے سر سے دکہ کر چلتے ہو نہ بنا آئے

اور سرٹیفکٹ دستخطی منشی نکیرین صاحب لائے
بموقت حسب تحریر اجازت ملیگی - دو منٹ اور بہر
دہ پہر گریبان رہا - اتنے مین دو سوار سے ہتیار شکل
کی سیاہ سامنے سے نمود ہوئے - اُفوہ - اُن کی
صورت دیکھتے رہے سب سے ہوش جاتے رہے -
نہر و ویشس بر جان درویش جگر صاحب سلام
کیا - جواب سلام مدارد آتش غضب مُنہ سے اوگلا کر
یون گویا ہوئے - کہ باذن اللہ - مین گہبراگیا اور گہبرا کر
کہا - اچہا حضور - ہُون - پہر کہنے لگے کہ مین چند
سوالات کرتا ہون - اگر جواب صحیح دیا تو خیر ورنہ دیدہ
خواہد شد - مین نے خیال کیا کہ اِن سے یون جانبر
ہونا مشکل ہے - علم منطق و فلسفہ اعزہ وغیرہ سے
کام لو - اور انکو مات کردو - اگر اپنی لیاقت حماقت انکے
دل پر ثابت ہوئی تو ضرور ہے - کہ یہان بہی چین سے
گذریگی - یہ خیال کرکے مین نے کہا کہ آپکا سوال کیا ہے
سوال شروع کیجئے اور جواب لیجئے - یون گویا ہوئے

پہلا - س - خدا تیرا کون ہے؟ اسد ....

ج - من خدا را ندانم کہ نسبت بندہ تکلم ام - یہ
جواب سُنکر مُسکرائے اور یعنوذ باللہ کہکر نوٹ کرلیا
مین سمجہا جواب ٹھیک ہے -

دوسرا - س - کلمہ تیرا کیا -

ج - مین نے کہا کہ جناب تہذیب کے احاطہ
سے باہر نہ ہوجئے - کلمہ میرا زہے - لعنت خدا کہکر
نوٹ کرلیا -

تیسرا - س - اپنے پیغمبر صلعم کا نام بتلائیے -

ج - ہان اب تہذیب کے اندر آپ آگئے -
کچھ دیر تک سوچ بچار کرتا رہا - جب کچھ سے پیغمبر
کچھ نہ سمجہا تو مین نے کہا کہ جناب اسکا جواب مین کل
پرسنے تین بجے دیکر دونگا - یہ کہنا تہا کہ دو دو سے
نے لپک کر ایک ضرب جو رسید کیا تو ہڈیان پاش پاش

باذن اللہ کی آئی - پہر مین خود بخود اوٹھ بیٹھا
بیدار ہوا نہون نے اوسی طرح مارا غرضکہ تین بار یہی نوبت
رسید - اب تو الدد سے اور شہدہ گئے - وہان
رام دہائی - پیچ فریادم نہ شنید - اب مین نے
خیال کیا کہ پولٹکل چال چلو خوشامد کرو شاید
میری ضعیفی پر رحم آئے مین نے گڑگڑا کر کہا
کہ بہیا میرے خدام ہو - باز آؤ میری خطا معاف
کرو اور اگر رشوت کی ضرورت ہو تو میرے پاس
بالکل نہین ہے - ہان میرے گُرگے البتہ اور اگر ہین
لگے - اُفوہ - ارے باپ رے یہ کہنا تہا
کہ اُو - اُو - اُو - اونکا غصہ اور تیز ہوا - اور
دو مار مار کے کچہ سنتے ہی نہین - آخر کر
خود ہی بیدم ہوکر - باز رہے - اور حکم دیا کہ روز
نامچہ نکالکر سرسری نظر دیکہہ جاؤ - اگر اِس
نے ایک بہی کام اچہا کیا ہو تو خیر ہے ورنہ
دیگر خواہد - ہان صاحب نوٹ بک نکالی گئی -
اللہ کی پناہ بسم اللہ ہی سے شکایت کا دفتر
بندہا ہے نمعلوم کہ کاتب سے کیا عداوت تہی
اب شکایت نامہ اُسنیئے -

۱ - خدا کی وحدانیت اور قدرت کا منکر ہے
(کافر ہے) نعوذ باللہ)
۲ - پیغمبر آخر الزمان کی نسبت بے ہودہ خیال
رکہتا ہے (مردود ہے -)
۳ - کلام مجید کا ترجمہ اپنے زعم بالکل سے غلط
کیا (بے ایمان ہے) ثبوت کے لئے دیکہو قصہ
حضرت موسیٰ پارہ اول - غلط ترجمہ چڑہ اس اعصا
کے ذریعہ سے پہاڑ پر پانی جاری ہون گے
بارہ چشمے - حالانکہ اصل یون ہے - اللہ جل شانہ
نے حضرت موسے کو حکم دیا کہ چڑہ جا اس پہاڑ
پر اور مار وعصا کو ایک چٹان پر پس جاری
ہوگئے بارہ چشمے (دیکہو معجزہ عصا کا)

غرضکہ سوائے شکایت کے کہین تعریف نہ نکلی -
آخر کو حکم دیا کہ ہاتہ پاؤن زنجیر سے جکڑدو - اور
اوسے ٹانگ دو - اور خوراک پیپ اور لہو صبح و شام
مقرر کرو اور یادداشت مین لکہ لو کہ حلیہ ضرور
رہے ورنہ یہ بڑا فطرتی تلاش کرنے پر
شاید نہ ملے - کیونکہ روپ بہی اچہا بدلتا ہے
حلیہ یہ ہے - لانبا قد - بڑا سر - گورا چہرہ - لانبی
ریش مثل کافور آنکہین مچہلی - سن مین خواجہ
خضر سے دو سال شاید کم - ورنہ برابر قیامت کے
دن اسکا مقدمہ حضور مین جناب پروردگار عالم
کے پیش ہوگا - ہائے باپ رے وہ کام نہ کیا
جو آج کے دن کام آتا - لہذا اے فرزندان اپنے
خیالات فاسدہ سے باز آؤ - دران حالیکہ چونکہ مین
ہون - ہمدرد قوم درمیان تمہارے کے پس نصیحت
کرتا ہون - پکار کے - کہ ذرہ تم میرے واقعہ کو سُنکر
اپنے دلون مین اور عبرت پکڑو میرے خطا سے
اور ایمان لاؤ تم سب لوگ وحدہ لاشریک پر تا کہ
بچو تم پہلی منزل کی مصیبتون سے - ورنہ یاد رکہو
اے فرقہ نیاچرین یہ حال سب کے کہ
یہی درگت ہوگی تم لوگون کی اور دعا کرو تم خدا
سے ساتہ عاجزی کے کہ بخش دے تو میرے
بڈہے باپ کو - میرے کچہ لو اس شعر کو انیس لکہنوی
سے کچہ نہ ہنگامہ پاؤن تاہے انیس - جب
گذر جاؤ یگا پانی سر سے -

فقط

چہا - مین ہون - جاریہ نامہ کستخان نیاچرین

راقم

نہایا اچہو باپ از عدم آباد

نوٹ - مین نے رقیامت نگار ایک محکمہ
مین ملازم ہون - جہان سے مجہکو فی اعمال وسمن
دیدہ ماہوار ملتے مین - جو کہ ایجاب علیہ الرحمۃ دان ...

کی طبیعت بیان سے بہت اثر پذیر ہو رہی ہے لہذا اگر کسی صاحب کو محرر کی ضرورت ہو باہر کے کیواسطے بندہ بدیہ ماہوار بادولت کو عطا کرین اسی بدیہ پچیس مجھے اطلاع دین مین بیل پر سوار ہو کر دم سے کوہ جڑون گا - در واقد بس پر مگر چند امور کا ہمارے مقدم ون نماز روزہ و تسبیح و ذکر استغفار - (۲) طعام بعدہ کلام (۳) حقہ پان - (۴) خفتیدن مقصد کا کرنا (۵) سرکار کا کام -

از قیامت نگار - اور کون - اسم باسمی - از محمد پور ناؤ بہ الہ آباد - محمد نذیر کچ -

نیچری کوئی جو آگے مر آجاتا ہے
صاف ابلیس کا دہوکا مجھے ہو جاتا ہے

آگرہ بسلسلۂ نیچرل ڈپارٹمنٹ

آفتاب جہان بہادر پنچ | ماہتاب جہان بہادر پنچ
دلگیر و رنج تکتہ پردازی | اختر برج تکتہ پردازی
سب کے سردار سب سے بہتر پنچ | سارے پنچان ہند کو بہتر
آپکے آئینہ مناسب ہین | آپ ہیں تب ذی مراتب ہین
آپ کا شہرہ ہے قریب و بعید | بمبئی پنچ ہین آپ مشہور
آپ ہیں سرکش نیچرون کیلئے | بد قماشون کیلئے بد فہر ہو نگے
آپ کی ہر ادا نرالی ہے | آپ کا طرز سب سے عالی ہے
آپ جیسے ہین مذہب | آپ سے بہاگتے ہین بد شرب
نیچری آپ سے پہچکتے ہین | دور سے دیکھکر و بکتے ہین
آپکا نام لگتا ہے جون تیر | نیچری بہاگتے ہین سو تیر
کیا کسی نے خوب فرمایا | شعر اسوقت مجھکو یاد آیا
نیچری دلکو انسان ست | نطفۂ احتلام شیطان ست
نیچری گر نماز سو ہر | ہین شتاد و شستہ تقدیر
چپہ مبارک رہنمی سبت | پر منعقد مین پاجالی ہے
نیچری کہاگئے مین ستو تا | نیکو جس پارلمنٹ کی بیٹ

یہ بھی حال بات کہاں تھیں | اور جو تماشن چاہتے ہیں
مار ہوان کو بے نیچر کی | مار ہوان کو شیخ چلی کی
چڑھے اوپر شیر نے پچھاڑ کی لات | یا کسی باؤلے کہار کی لات
مار ہوان کو جیب قلندر کی | لال بیگی یا مچھندر کی
مار ہوا نپہ لات گہوڑے کی | بات بہی ہو نہ بات گہوڑے کی
مار ہوا نپہ مارتے خان کی | مار ہوا نپہ ببر شیطان کی
مار ہوان کو مار کی ہر دم | مار ہو مار مار کی ہر دم
مار ہوا نکو بیگی بل کے | مار ہوان کو بڑے سے بندر کے
ایسا | ہر طرف شور مار مار کا ہو

اجے بہی - یہ آج صبح ہی صبح کیسی مار مار ہے فرمایئے تو سہی - اجی حضرت - کچھ نہ پوچھئے - بس خاموش بیٹھے رہیے - ورنہ اسی مار مار کا - طومار ہو جائیگا - کیون جناب کیون - آپ کیسے گہبرائے ہوئے ہین - فرمایئے تو سہی - خیر تو ہے کیا کسی مہ جبین کی مار زلف سیاہ نے دل کو مار لیا - یا دل مضطر کسی نرگس بیمار کا بیمار ہو گیا یا کسی محبوب طناز نے کسی عاشق بیتاب کو مار لیا - اجی حضرت آپ بہی بالکل آدمی ہین یا آدمی کی دم - ما بدولت کی زبان فیض ترجمان سے مار مار کیا نکلا - آپ نے اسکا طومار باندہ دیا - اور طوما بہی کیسا بلا ترتیب -

واہ حضرت آپ تو بلا کی صورت مار ہیجان کی طرح پیچ و تاب کہانے لگے اور بینا بدہ سینی مارنے لگے - ہم آپکی مار مار کو بیتاب کی مار پر مارتے ہین ایک آپ ہی تو بہت ترتیب والے ہین - خیر اب آپ ہم سے گفتگو نہ کیجئے - خاموش رہیے - ارے بہی - اتنے خفا نہ ہو جئے - بس غصہ نہ کیجئے - آؤ بیٹ پکڑ لے مین کیا کہتا ہون اور آپ کیا باتین مارتے ہین -

بس بس آپ بڑے بے شرم ہین اور بد تما ہین - تو مجھ سے گفتگو کر کے ہی مانتے ہین -

واہ حضرت مین جہانتک خوشامد کرتا ہون - آپ برف خانے کی ہوا کیطرح اسیقدر ہی چلے جاتے ہین اور بلکہ ملکی لئے جاتے ہین - خیر مین بہی اب آپ سے گفتگو کرنا نہیں چاہتا تم اپنے گہر خوش اور ہم اپنے گہر خوش -

واہ جناب واہ - مین خفا ہوا تو ہوا آپ بہی خطا مارا سے تو بہ خفا ہو گئے - یہ طریقہ خرد مندہ سے بالکل خلاف ہے - بقول سعدی شیرازی کے

دگر دو سر و دو جانب جاہلانند - اگر زنجیر باشد نگسلد

خیر اب حضور و لا نارا ہین تو اینجانب راضی ہو گئے جناب من آپ بہی عجیب منخرے آدمی ہین آپ ہی ناراض ہون آپ ہی رو نما ہم بر احسان رکھین - جب حضور عالی راضی ہو گئے - تو ما بدولت بہی راضی برضائے والا ہین -

اچھا حضرت - اب تو مار مار کی کیفیت سے مطلع فرمایئے - کہ کیا بات ہے - سنئے جناب یہ مار کی موجز تشریح بزبان عربی - ما بدولت - آپ سے تفسیر کرتے ہین - یعنے کہ - الحجت مالحجت دربارانی مالحجت بیرا رشد یدہ علے الرّاس کے ابن الشیطان علیہ اللعنۃ المسمّی النیچری -

خوب صاحب خوب - یہ بے تکی تشریح آپ نے زبان عربی مین بیان فرمائی - یقین ہے کہ سید بن قحطان کی روح شاد و خرم ہو گئی ہو گی - ما بدولت جو مطلب خاص تہا سمجھ گئے - خیر جناب کوئی غزل ہے بدل دربارہ نیاجرین کے اگر یاد ہو تو بہیجہ علیگڑھ مین بہجوا دیجئے - تاکہ پیر نیچر کے عذاب الیم غایت درجہ تشنہ دہو - نیچریت اور دہریت کا لطف حاصل ہو جائے -

جناب من - اینجانب کو ایک ٹوٹی پہوٹی غزل یاد ہے - اگر طبع خراشی نہ ہو - تو لیجئے بدلا مین لگائے جاتے - بہت خوب ارشاد فرمایئے -

غـزل

شور و فغان عندلیب — ہے بصدائے نیچری
باغ جہان مین بندہ گئی لیسی ہوائے نیچری
بڑہ گئی اس قدر فزون — حرص و ہوائے نیچری
ڈر ہے کہین نہ آپ کو آپ ہی کہائے نیچری
شکل ہزار طرح سے — گو چہپائے نیچری
دُور سے دیکہہ کر یہ ہم — کہدین وہ آئے نیچری
ہم کو کسی سے کام کیا — اپنی غرض سے ہے غرض
جو ملے مین جائے نیچرون — بہاڑ مین جائے نیچری
ایک نہ مانئے کبہی — دوست نہ جانئے کبہی
گو ہزار طرح سے بات بنائے نیچری
فتنہ حشر و شر کو — جبکہ وہ بہول ہی گیا
کیا ہے عجب جو حشر کے فتنے اوٹہائے نیچری
مار حمیم پینے کو — کہانیکو شجرۃ الزقوم
ہوگی عذاب نار مین یہ ہے غذائے نیچری
ہوش اڑ گئے بے عقل پر ہے اوڑائے جب اجل
اُتو مدام روز و شب عیش اوڑائے نیچری

(بس ختم ہوگئی)

اچہا حضرت اب سلام لیجئے آپ بدولت تشریف لے جاتے ہین — بار زندہ صحبت باقی — والسلام

راقم
وہی سوختہ دل جعفری بریلوی

رنگ مین بہنگ

کیسی لگی ماری منت ہی بہگو دی ہوئی ہے
کتنی بیہودہ ہے گو یہان یہ بگڑی برسات ہے

اوستادون کے گرو گہنٹال رنڈیون کے لئے بہونچال حضور پنچ بہادر دام اقبالہ بہنگی ہوئی تسلیم — کیسی ہوئی گردش بہنگیش ہے — خدا کرے منت کے پردے ہٹ جائے کہین چہینٹے نہ پڑ جائین — من ہا بمن خیر باشد چہ نیم جہاتا کیسا — بہیگی بہیگی تسلیمین کیسی — ذرا گرما گرمی کی باتین کرو — ابی حضرت آجکل گرما گرمی کیسی بارش کا موسم اور وہ بہی ایسا بے تکا کہ موقع دیکہ نہ بے موقع اپنے رتا ٹہے سے کام — بہیگتے بہیگتے دل سرد ہوگیا اور اس زور سے جاڑا چڑہا کہ شدت سردی سے آنکہہ کی پتلی مثل برف کے جم کے رہگئی — اب اگر کسی ماشق کے پتلے بہی گرم جوشی ہو تو کلیجہ تک گرمی نہین پہونچ سکتی — ہائے ہائے کمبخت بارش نے کیا مٹی خراب کی ہے — نہ ہرکارہ ہوش ہانہ پیرکا — گیابن گہوڑی کیطرح ڈگی بہاگنا پڑا —

ارے میان تم بہی کیسے گبہاڑ ہو — یہ کیا بے تکی اوڑا رہے ہو — کیسی پتلی کیسا پتلا کہین کاٹ کی پتلیون کا ناچ تو نہین دیکہہ لیا جو کاٹ کے اُلّو ہوگئے — کہو تو سہی آخر یہ ماجرا کیا ہے —

اے حضرت ماجرا کیا کہون کپکپی چڑہ رہی ہے — ہاتہہ پاؤن ٹہنڈے پڑے جاتے ہین — پوچہئے آپ ہین برسات کی گرما گرمی شہر کے شہر بہیگ مین کپڑے سکہا رہے ہین — حضرت یہ مفت بتانے کی بات تو ہے نہین مگر خیر مین آپ کی امید و نیر پانی پہیرنا نہین چاہتا اسلئے سنائے دیتا ہون —

بندہ درگاہ نے گذشتہ جمعرات کو ایسا تماشا دیکہا کہ بس مزا آگیا — چلے تہے حاجی علی صاحب کی فاتحہ کو راستہ مین ایک مہ جبین کا جمگٹا ایسی زار و نزار حالت مین نظر آیا کہ ہمین پڑہو رہی پڑی — یہ اکہاڑا حاجی علی صاحب کی درگاہ پر کسیکی خاص منت لیکر گیا تہا وہان سے جو پلٹا تو مینہ نے آلیا — بس پہر کیا کہنا تہا — نہ کسیکے سر پر چہاتا نہ برہ دو پٹا تہا نہ پاؤن مین جوتہ ہر معشوق اپنی اپنی چال دکہا رہا تہا — یکایک جو اوپر سینہ کی مار برسی تو سارا کمبل بہنڈا ہوگیا — سینہ کا اوبہار حباب کیطرح بیٹہ گیا — نشہ حسن کا خمار فقرو ہوگیا — وہ جوبن کا جوش جوانی مین ساری چہل پہل پانی کے ریلے مین بہ گئی — ایک کی گود مین ایک گہوٹنے لگا — ہائے اوسوقت انجناب کمبل پوش سکے بہیس مین نہ ہوئے ورنہ سارا اکہاڑا اپنی ہی گود مین ہوتا اسکا مفصل حال آئندہ ہفتہ بتائین گے اگر ابہی کہدین تو اس قدر قہقہے لگانے پڑ جائین کہ گہر یہ شادی جاری ہو جائے انکہہ کی پتلی پانی پانی ہوجائے — (باقی آئندہ)

بقلم
چلتا پرزا ارکیبی
راقم
ہائے منت ہی کبہی اپنی کبہو ری نہ ہوئی —

تاریخ کتخدائی جناب منشی قمر الدین صاحب شاہجہانپوری

نتیجہ فکر منشی یعقوب علی صاحب صلاح عاشق بمبئی
ای مبارک کہ قمر باز ہرہ و شد شرف جاب قران انشاء
صاد راز ہر سنش خرد ان فہم شدہ عقد قمر الدین منشی
[illegible]

— بہیا پنچ بہادر

بہیا پنچ بہادر تمری نجنیا مین ہو جیا ڈالت
ہیران کا ذاکہ کو ذہرہ مایین مین دفن کراکو ایسا نہ ہو ہم
ہر جاوے تمری نیت مین فرق آوے سنت کا بہجو
ختنہ مین — نا ہین نا ہین سنت کا منوا بہگار دیہون
پر جیت مین — کہیو کیسا منوا ہوا اتر اگلیا تو یہ عقلیا
مین خوب گیا پنچ کہیو — تمرے پاس جون اما نتیا ہے
اوکر ہنگ چڑہیو نا ہین تو ہرکی کلنیا بہوت بُری ہے
ہمری نصیحت تو یہ نصیحت مایہ عمل نا ہین کریو تو سارو

جاسوسونکی رپورٹین

لنڈن ٹائمز کا نامہ نگار شانگہائی سے تار دیتا ہے کہ پیکن گزٹ کا ڈاک گرد مظہر ہے کہ بعد ہ ملک پیکن مین خارجی طاقتون کی رعایا سلامت تہی مگر برٹش آسٹرین اور بلجیمین کے ماسوا تمام طاقتون کے سفارتخانے جلادئے گئے تہے - خارجی طاقتون کے وزرا پاسپورٹ طلب کرتے ہین -

چینی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۰ ماہ حال تک پیکن کے تمام سفارتخانہ سلامت تہے -

امیر البحر جیفو سے تار دیتے ہین کہ تمام طاقتون کے امیر البحر اتفاق سے کام کر رہے ہین ٹینٹسن کے تمام مقبوضات دشمنون نے برباد کئے یہان کے باشندے بڑی شجاعت سے دشمن کا مقابلہ کر رہے ہین -

لارڈ ڈاگر نے پرزور احکام شایع کئے ہین جنہین گورنمنٹ چین کو ہدایت کی ہے کہ خارجی طاقتون کے تمام لوگ سرحد چین سے نکال دئے جائین -

امریکن امیر البحر کیمف ۲۴ ماہ حال کو تار دیتا ہے کہ آج دو ہزار آدمی ٹینٹسن کی رہائی کے لئے روانہ ہونگے - سفر یکین جنگی جہاز بروکلین اور مونا ڈوناک کو تاکو کی طرف روانہ ہونے کا حکم ہوا ہے -

تازہ خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹینٹسن مین خارجی فوجون کا گولہ بارود ختم ہونیکے قریب ہے -

۱۳۰ امریکن اور ۴۰۰ روسی سپاہیون نے ۱۹ ماہ حال کو ٹینٹسن کی رہائی کی کوشش کی مگر چینیون نے انہین پسپا کر دیا - اسکے علاوہ کے منتظر ہین -

ٹینٹسن اور یونچینگ کے درمیان کی ریلوے لائن ہموار ہوگئی -

جنرل برلر ۲۴ ماہ حال کو اسٹانڈرٹن سے تار دیتے ہین کہ ۱۶ ہم یومنری اسی ۱۸۰ ہائیلینڈرز جو لنڈلی اور ہیلبرون پر گرفتار ہوئے تہے ۱۸ ماہ حال کو یہان پہونچے ان مین اکثر تندرست ہین -

جنرل ایان ہملٹن نے کل ہیڈلبرگ پر قبضہ کیا - برٹش فوج کے پہونچتے ہی دشمن بہاگ گئے ہمارے سوارون نے چھ سات میل تک انکا تعاقب کیا -

ریوٹر ۲۴ ماہ حال کو اسٹانڈرٹن سے تار دیتا ہے کہ اب پریسیڈنٹ کروگر کے پاس زیادہ سے ۱۰۰۰۰ ہزار فوج ہے -

ریوٹر ۲۵ ماہ حال کو جیفو سے تار دیتا ہے کہ ۲۲ ماہ حال کو پہر روسی فوج ٹینٹسن کے قریب پسپا کر دیگئی - ۱۲۰ روسی مقتول اور ۴۰۰ مجروح ہوئے اس روسی فوج نے ٹینٹسن کی رہائی کے کوشش مین جیفو پر حملہ کیا تہا - ابتر حالت بہت نازک ہے مگر جاپانی فوج کے آنیکا انتظار ہے -

برٹش گورنمنٹ نے گرم کپڑون کے تیاری کا حکم دیا ہے - کیونکہ اگر چین مین موسم سرما مین جنگ رہی تو فوج کو گرم لباس کی سخت ضرورت ہوگی -

ہانگ کانگ کے جرمنیون نے شہنشاہ ولیم کو تار دیا ہے کہ اگر اجازت ہو تو ہم اپنی نو آبادی کی حفاظت کے لئے والنٹیر مین کی فوج تیار کرین -

امریکا مین بہ ضرورت کو رفع کرنے کی تیاری بڑی سرگرمی سے کر رہا ہے -

امیر البحر ۲۴ ماہ حال کو تاکو سے تار دیتے ہین کہ جب سے چینیون نے ٹینٹسن کا محاصرہ کیا ہے اوسوقت سے وہان کی خارجی طاقتون کی رعایا بڑی شجاعت سے مقابلہ کر رہی ہے یہی تار مظہر ہے کہ ٹینٹسن کی رہائی کے لئے ہر طرح کی کوشش کی مگر اب تک کوئی کارگر نہوئی -

لارڈ رابرٹس ۲۵ ماہ حال کو پریٹوریا سے تار دیتے ہین کہ کل جنرل کلیمنٹ نے ونبرگ کے قریب ڈچ کی ایک جماعت سے مقابلہ کیا - دشمن نقصان اوٹہا کر زندر پور کی شمال کے جانب بہاگ گئے - جنرل ہٹن کے سوارون نے بہی کل پریٹوریا کے جنوبی مشرق مین ڈچون کی ایک جماعت کو پسپا کیا -

ایک جدید اٹالین گینٹ تیار ہوئی جس کے صدر سینر سارا کو اور خارجی وزیر مارکوئیس ڈاکونٹ وینوسٹا مقرر ہوئے ہین -

چندہ قحط ہند کی تعداد ۵۰۱۵۰۰۰ روپئے ہوگئی ہے -

سنا جاتا ہے کہ ہز اکسلنسی لارڈ ناتہ کوٹ گورنر بمبئی ماہ نومبر مین سندہ کا دورہ لگائینگے - وہان کے کمشنر مسٹر جیمس دسمبر مین کمشنری سے مستعفی ہونگے - ہز اکسلنسی کے سندہ تشریف لیجانیکی وجہ یہ ہے کہ وہان کے لوگون کی ایک افسر سے ملاقات کرائین جو کئی سال سے اون اضلاع مین ہے -

گذشتہ ہفتہ کراچی مین ہیضہ کی ۷۵ واردات اور ۵۲ موتین ہوئین -

گورنمنٹ مدراس نے میڈیکل کپتان ایسٹ صاحب کو ۵۰۰ دیا کہ سانپ کے زہر کے علاج کی تحقیقات کرین -

لاہور سے ... وار ... تک ۲۰ ...

... ساعت چیچاوطنی میں دریائے راوی کا پل ... کیا جائیگا۔

بیجاپور میں رفتہ رفتہ گرمی شروع ہوجاتی ہے ۲۰ ماہ حال کو عمدہ بارش ہوگئی۔ ابر محیط آسمان رہتا ہے ... بارش ہوئی ۲۰ جون کی شب کو ساری رات ... بڑی بارش ہوتی رہی۔ اکثر مینہ گھر جاتے ہیں اور بارش بھی گرجاتی ہے مگر کہیں کہیں بارش نہیں ہوتی تاہم ... کے نواح میں عمدہ بارش ہوئی۔ ہر جگہ کاشتکاری زراعت بسرعت جاری ہے۔

ضلع احمدنگر کے ولیاپور نامی گاؤں میں ۱۹ ماہ حال کو ۲۴ گھنٹہ کے عرصہ میں ۱۳۔۵ انچ بارش ہوئی۔

جلگاؤں (خاندیس) میں چار روز سے متواتر بارش ہورہی ہے۔ کاشتکار لوگ اپنے کاروبار میں مشغول ہوگئے۔ آثار اچھی نظر آتے ہیں۔ ...

فیروزپور کی خبر ہے کہ تحصیل ... میں اچھی بارش ہوئی ہے۔ آس پاس کے مواضع اس سے محروم رہے ... شکایت ہیضہ جاتی رہی۔

شملہ میں ۲۳ تاریخ کو خوب بارش ہوئی گوہ منظر ... پر ۲۲ سے برسات شروع ہوگئی ہے۔

آج جرمنی سفیر متعینہ چیفو تار دیتا ہے کہ ۲۳ ماہ حال کو ٹینشن ... ہوگیا اور امیر البحر سیمر معہ خارجی طاقتوں کے وزیروں کے ٹینشن سے ساڑھے ... میل کے فاصلے پر باکسروں اور چینی سپاہیوں نے انہیں بہت بری طرح گھیر لیا ہے۔

مورخہ ۲۵ ماہ حال کو شنگہائی سے تار دیتا ... کہ برٹش گورنمنٹ نے چینی گورنمنٹ کو یقین دلایا ہے کہ ہم ہماری بانگٹزی میں اپنی فوج اور ... تک ... اتاریں گے جب تک فساد فرو کرنیکی ... لئے ...

اور ... سس کی ضرورت ہوگی۔

ہانگ کانگ کا ایک تار مظہر ہے کہ لی ہنگ چنگ نے کینٹن اور اوس کے اضلاع کو تمام باشندوں کو حکم دیا ہے کہ شہر کے دشمنوں کی جو داد کہا پڑے نے ... لئے تیار ہوجائیں۔

کینٹن کا ایک تار مظہر ہے کہ ... باکسروں اور ... فرنگیوں نے یہاں بہت سر اوٹھایا ہے۔ اور تمام متمول چینی یہاں سے بھاگ گئے ہیں۔

امریکن امیر البحر تار دیتا ہے کہ ... کے ... خارجی ... امیر البحر سیمر کے ساتھ ہیں اور اب مقام ... پر ... بندی کی ہے۔

جاپان نے ۲۵ ہزار جوانوں کو چین کیطرف فوج ... بھیجنے کے لئے تیار کیا ہے۔

امیر البحر سیمر ٹینشن پہنچے ٹینشن کی رہائی ... ٹینشن ... ۴ مقتول اور ۲۷ ... مجروح ... افسر ... جرمنیوں کے ۱۰ مقتول اور ۲۰ مجروح ہوئے ...

تازہ خبروں سے واضح ہوتا ہے کہ ... جاپان ... میں نہیں بلکہ ... میں ... کی ... منظور ... کی۔

تازہ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ امیر البحر سیمر کی فوج کے ۲۵ مقتول اور ۹۰ مجروح ہوئے جنہیں ۱۰ افسر بھی ہیں مختلف طاقتوں کے ۴۲ مقتول اور ۲۱۲ مجروح ہوئے۔ خارجی طاقتوں کے سفرا گذشتہ رپورٹ کیمطابق امیر البحر سیمر کے ساتھ پہنچے مسٹر براڈرک نے آج شب کو ہوس آف کامنز میں بیان کیا کہ مجھے یقین ہے کہ تمام سفرا ... بخیریت ہیں۔

... کی درخواست ... سکھاؤ ... کے ... میں ...

منبع فیض پریس دہلی کی بینظیر ناول ...

آپ نے ناول تو بہت سے دیکھے ہونگے مگر ہماری طرح ... ایک ... سند ... ناول ... ہیں ... نام ... خوشخط ... لکھا ... ہے۔

غیرت ... قیمت ... (۱۲ ار)

شوخ طنّاز اس ناول میں ... دکھائی ... عشق ... قیمت ...

قتل نظیر دلی کی ایک مشہور ... نظیر جان کے قتل کا ... قیمت ...

خورشید مرزا اور مہرالنسا بیگم ...

سوانح عمری حسن آرا بیگم ... قیمت (۸ر) پتہ ذیل سے طلب کریں

ایس۔ آر۔ دین احمد اینڈ کمپنی منبع فیض پریس دہلی۔ گلی قاسم جان۔

طاعونی شمار

تاریخ	مبتلا ہوئے	[illegible]	اموات کل
۲۴ جون	۱۹	۱۲	۱۳۶
۲۵ //	۲۲	۱۴	۱۳۹
۲۶ //	۱۳	۸	۱۱۲
۲۷ //	۹	۲	۱۲۱
۲۸ //	۲۰	۱۸	۱۱۳
۲۹ //	۱۳	۹	۱۲[illegible]
۳۰ //	۸	۹	۱۲۶